OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.8 Issue 9 June 2021

زراعت کی اہمیت وضرورت قرآن وسنت کی روشنی میں۔ایک فقہی تبصرہ

Significance of Agriculture from the Perspection of Quran & Sunnah

Allah Bakhsh Najmi
Assistant Professor, Govt. Islamia Post Graduate College, Chiniot.

Falak Sher
Director/Assistant Professor, Govt. College University, Faisalabad, Chiniot Campus.

Abstract: Agriculture is of paramount importance in the present age since it forms the pivot for the great majority of the world population and its survivability. Not only the the human population, the other living organisms also depend on it for their survival. The importance of Agriculture can be realised from the fact that even in this age of space exploration and advanced state of science and technology, a sizable proportion of human population is still linked to it. It is so important that agriculture can support human life even in the absence of industry. But, no industry can take the place of agriculture. In other words, agriculture is the backbone for human survival. The present challenge of food security has attracted the attention of the whole world towards this important issue. The dependency of developing countries on developed countries is due to the variability of agricultural productivity. The pressing issue of overpopulation has also arisen on account of the shortage of agricultural output which the scientists are attempting to address to the best of their abilities. Human life is confined only to the planet Earth as according to the latest exploration, no other planet is habitable. Pakistan is fundamentally an agricultural country. When it became politically independent in 1947,

the contribution of agriculture to its Gross Domestic Product (GDP) was about 68% which has dwindled to approximately 24.1%. It accounts for 45% of employment. Exports from about 60% of agricultural produce and 60% of the population is dependent on agriculture.

KEYWORDS: Agriculture, population, survival, industry, productivity, exploration,Domestic, Product.

اس مضمون میں زراعت کا معنی ومفہوم ،اسکا آغاز،اہمیت میں قرآنی آیات اور فضائل زراعت میں آپ ﷺ کی کاشتکاری کے متعلق آحادیث شامل کی گئی ہیں۔اسی طرح احادیث کی روشنی میں آداب زراعتاور آخر میں زراعت کی مذمتکے حوالے سے حدیث پر محدثین اور فقہاء کی آراء شامل ہیں۔

زراعت کالغوی واصطلاحی مفہوم

زَرَاعة: فلاحة،حراثة.الزرعفياللغة : مااستنبتبالبذر - تسميةبالمصدر - ومنهيقال : حصدتالزرعأي : النبات،والجمع : زروع .وقدغلبعلىالبروالشعير،وقيل: الزرع : نباتكلشيءيحرث،وقيل: الزرع: طرحالبذر.[1]

زراعت کالغت میں معنی ہر وہ چیز جو بیج سے پیدا کی جائے۔یہ مصدر ہے اسی سے کہا جاتا کہ میں نے زراعت کاٹی یعنی جو زمین سے اُگی اور زراعت کی جمع زروع ہے۔اور اس کااطلاق گندم اور جو پر بھی ہوتاہے۔زراعت کاایک معنی یہ بتایاجاتاہے ہر وہ چیز جو کاشت کی جائےاورایک معنی بیج ڈالنے کے بھی آتے ہیں۔

اسی لفظ کے مترادف ایک اور لفظ "فلاحة" بھی ہے، جس کامفہوم اس طرح ہے:

الفلاحةفياللغة : الحراثة،يقال : فلحتالأرضفلحا : شققتها،والفلح : الشقوالقطع،يقال : فلحرأسه،وفلحالحديد : إذاشقه .[2]

فلاحت کالغوی معنی کھیتی کاشت کرنا۔عربی کامعقولہ ہے فلحت الٔارض فلحایعنی میں نے زمین کوکاشت کیا۔

ڈاکٹر أحمد مختار عبدالحمید عمر نے ذکر کیا ہے:

فِلاحة [مفرد]: زراعة؛قيامبشئونالأرضالزراعيّةمنحرثوزرعوريّوغيرذلك
"تعدّالفلاحةمنالمهنالتيتتطلّبجُهدًاشاقًّا"[3]

زراعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی زمین کو بونا اور کاشت کرنا ہے. زراعت کے حروف اصلی زَرعٌ ہے جس کے تین معنی ہیں اگانا، بیج زمین میں ڈالنا، کھیتی۔ جب زراع کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں اگانا اور جب اس کی نسبت انسان کی طرف ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں زمین میں بیج ڈالنا، تخم ریزی کرنا۔

زراعت تاریخ کے آئینہ میں:

زراعت کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی اس روئے زمین پر انسان کی کیونکہ دنیا کے پہلے انسان کے پیشہ کے بارے میں آقا مدنی ﷺ نے فرمایا۔

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما : أنه قال لرجل جالس عنده و هو يحدث أصحابه : أدن مني فقال له الرجل : أبقاك الله و الله ما أحسن أن أسألك كما سأل هؤلاء فقال : ادن مني فأحدثك عن الأنبياء المذكورين في كتاب الله أحدثك عن آدم أنه كان عبدا حراثا.[4]

میں تمہیں حضرت آدم کے بارے میں بتاتا ہوں کہ وہ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے خروج کا سبب بھی ممنوع پھل بنا۔

جدید تحقیق کے مطابق انسان نے خوراک حاصل کرنے اور جسم وروح کا رشتہ برقرار رکھنے کے لیے پہلے شکار کا پیشہ اختیار کیا اور پھر گلہ بانی اور تیسرے مرحلہ میں زراعت کو اپنایا۔[5]

ابن سعد نے اس خیال کی تائید کی ہے اور مزید لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل تھے۔ ہابیل کے پاس مویشی تھے اور وہ بھیڑ بکریاں پالتا تھا جبکہ قابیل زراعت پیشہ تھا۔

ابن سعد کہتے ہیں: انسانی معاشرت کا آغاز زراعت سے وابسطہ ہے۔[6]

زراعت کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں لفظ زراعت، حرث اور فلاحت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ* أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ [7]

بھلا یہ بتاؤ (بیج) تم کاشت کرتے ہو۔ تو کیا اس سے کھیتی کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔

زمین اللہ ﷻ کا بنی نوع انسان کے لیے وہ عطیہ خداوندی ہے جس میں قدرت نے ان گنت مواقع اسباب اور وسائل رکھ دیے ہیں۔

زمین کا بنیادی مقصد

ازل سے زمین دو بنیادی فرائض سرانجام دے رہی ہے کہ یہ انسان کو رہائش اور خوراک مہیا کر رہی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ ﷻ نے ان دونوں مقاصد کا ذکر کیا ہے۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ رِزْقًا لِلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَلِكَ الْخُرُوجُ [8]

اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا پھر ہم نے اس سے باغات اگائے اور کھیتوں کا غلہ بھی۔ اور لمبی لمبی کھجوریں جن کے خوشے تہ بہ تہ ہوتے ہیں۔ (یہ سب کچھ اپنے) بندوں کی روزی کے لیے (کیا) اور ہم نے اس پانی سے مردہ زمین کو زندہ کیا۔

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ۔ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا۔ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا۔فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا۔ وَعِنَبًا وَقَضْبًا۔ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا۔ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا۔ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ [9]

پس انسان کو چاہیے کہ اپنی غذا کی طرف دیکھے (اور غور کرے) بیشک ہم نے خوب زور سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو پھاڑ کر چیر ڈالا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اگایا۔ انگور اور ترکاری، زیتون اور کھجور، اور گھنے گھنے باغات۔ اور (طرح طرح کے) پھل میوے اور جانوروں کا چارہ۔ خود تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے۔

زراعت کی اہمیت حدیث کی روشنی میں:

غربت کی وجہ سے انسان بہت سی عبادات سے محروم ہو جاتا ہے۔کیونکہ ان عبادات کے لیے مال ودولت کی ضرورت ہوتی ہے۔مثلاً نفلی صدقات وخیرات،اعانت فقراء ومساکین رفاء عامہ وغیرہ فقر ومحتاجی کی وجہ سے وہ پورے ارکان اسلام بھی ادا نہیں کر سکتا حج نہیں کر سکتا زکوۃ نہیں دے سکتا جہاد بالمال بھی نہیں کر سکتا۔اس لیے اسلام فقر،افلاس اور محتاجی کو پسند نہیں کرتا۔بلکہ اس کے دور کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔اسلام مسلمانوں کو مادی فلاح وصلاح کا شوق دلاتا ہے۔کیونکہ اگر مسلمان خوش حال ہونگے تو غیر کے آگے ہاتھ نہیں پھلائیں گے۔اور بھیک جیسی لعنت سے بچ جائیں گے۔ اس لیے اسلام کسب رزق حلال کو فرائض کے بعد فرض قرار دیتا ہے۔

کسب رزق حلال میں زراعت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔بلکہ بنی نوح کی بقاء ہی زراعت سے ہے۔چونکہ انسان اس دھرتی پر اللہ ﷻ کا خلیفہ ہے اس لیے زراعت اس کے حوالے کی گئی ہے۔دوسرے جاندار رزق تلاش کرتے ہیں اور انسان کی ذمہ داری رزق اگانا ہے۔

زراعت اور اسوہ رسول اکرم ﷺ:

مدینہ منورہ کے لوگ کاشتکاری کیا کرتے تھے۔زراعت سے ہی ان کی روزی روٹی وابسطہ تھی۔زراعت کو خود آپ ﷺ نے اپنے اسوہ حسنہ سے نوازا۔آپ ﷺ نے بنفس نفیس مقام "جرف" میں زراعت کی ہے۔

ریاست مدینہ زرعی ریاست:

آپ ﷺ نے جو پہلی اسلامی ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی وہ خالصتاً زرعی ریاست تھی۔کیونکہ مدینہ منورہ اور اس کی گرد ونواح کی سبھی آبادیاں زرعی تھیں۔اس کے بعد یمن، نجد، تہامہ اور دوسرے شرق اردن کے جو علاقے اسلامی ریاست میں شامل ہوئے، یہ سب زرعی علاقے تھے۔اس لئے یہ کہنا حق بجانب ہے کہ مدنی ریاست خالص زرعی ریاست تھی۔

آپ ﷺ کے دور میں زراعت کی ترقی:

آپ ﷺ نے زراعت کے ہر شعبہ میں اس قدر تیز رفتار ترقی عطا کی کہ آپ ﷺ کے دس سالہ دور حکومت میں مدنی حکومت کو کبھی غلہ درآمد کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی، جبکہ ہزاروں مہاجرین بے سروسامانی کی حالت میں اپنا گھر بار اور مال ودولت چھوڑ کر خالی ہاتھ مدینہ منورہ ہجرت کرکے چلے آئے۔اس طرح مدینہ منورہ پر بہت

زیادہ بوجھ پڑا مگر غلہ کی کمی نہیں آئی بلکہ بعض دفعہ غلہ دوسرے ممالک کو بھی برآمد کیا گیا۔ زرعی ترقی کا یہ غیر معمولی کارنامہ ہے۔

مذہبی جوش وجذبہ:

زراعت کی اس اہمیت کے پیش نظر زندگی کے تمام شعبوں میں انقلاب کے داعی رسول انقلاب نے زرعی انقلاب لانے کے لیے لوگوں کو زراعت کی ترغیب دی اور خاص انداز میں آپ ﷺ نے "فصل اگاؤ باغات لگاؤ اور پیداوار بڑھاؤ" سکیم کا جذبہ پیدا کیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی بھی شعبہ میں انقلاب لانے کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں میں مذہبی جوش وجذبہ پیدا کیا جائے۔ جب وہ اس جذبہ سے آگے بڑھیں گے، تو انقلاب لائیں گے۔ سبز انقلاب کے لیے بھی ضروری ہے کہ لوگ مذہبی جوش وجذبہ سے کاشتکاری و باغبانی سر انجام دیں۔

احادیث فضائل کاشتکاری:

عنخلادبنالسائبعنأبيهقالقالرسولاللهصلىاللهعليهوسلم :
منزرعزرعافأكلمنهالطيرأوالعافيةكانلهبهصدقة.[10]

حضرت خلاد بن سائبؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے کھیتی میں بیج بویا۔ پھر اس کی فصل سے کسی پرندہ نے کھایا، کسی رزق کھانے والے انسان چوپایہ وغیرہ نے کھایا تو بیج بونے والے کے لیے صدقہ ہے۔

جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : ما من مسلم يزرع زرعا فيأكل منه إنس ولا جن ولا طير ولا وحش ولا سبع ولا دابة ولا شيء إلا كان له صدقة.[11]

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کھیتی باڑی کرتا ہے پس اس میں کوئی انسان کوئی جن، کوئی پرندہ کوئی وحشی جانور یا کوئی درندہ یا کوئی جاندار جو کچھ کھالیتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم- ما من مسلم يغرس غرسا إلا كان ما أكل منه له صدقة وما سرق منه له

صدقة وما أكل السبع منه فهو له صدقة وما أكلت الطير فهو له صدقة ولا يرزؤه أحد إلا كان له صدقة ».[12]

حضرت جابر انصاریؓ سے راویت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مسلمان بھی کھیت میں بیج بوتا ہے پھر اس سے کوئی درندہ، پرندہ، انسان یا جن کھاتا ہے تو یہ سب کچھ اس کے لیے صدقہ ہے۔

عن السائب بن سويد:أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال : ما من شيء يصيب زرع أحدكم من العوافي إلا كتب الله له به أجرا.[13]

حضرت سائب بن سویدؓ سے روایت آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کسی کے کھیت سے کسی رزق کھانے والے نے جو کچھ لیا تو اللہ ﷻ اس کے لیے اس پر اجر لکھے گا۔

عن خلاد بن سائب رضي الله عنه قال قال النبي صلي الله عليه وسلم: ما من شيء يصيب من زرع أحدكم من دابة ولا طير حتى النملة والذرة إلا له فيه أجر.[14]

حضرت خلاد بن سائبؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کے کھیتی سے کسی چوپائے پرندے حتیٰ کہ چیونٹی نے جو کچھ کھایا تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

کسان زمین پر خدا کا دوست:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کاشتکار زمین میں اللہ ﷻ کا دوست ہے فرشتوں کا دوست اور انبیاء کرامؑ کا دوست ہے۔اور اگر کاشتکار کے گناہ ٹیلے بنی ہوئی ریت سے بھی زیادہ ہوں، تو اللہ ﷻ اس کے سارے گناہ بخش دے گا پرندوں کی دعاؤں کی وجہ سے۔کیونکہ پرندے جب کسان کی فصل سے کچھ کھاتے ہیں تو اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو اللہ ﷻ ان کی دعا قبول فرماتے ہیں۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا[15]

زمین میں ہر جاندار کا رزق اللہ ﷻ کے ذمہ ہے۔

کاشتکاری سے فرشتوں کی خوشی:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین کاموں کے وقت فرشتے خوش ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارک دیتے ہیں۔

۱۔ نکاح کے وقت

۲۔ کھیتی باڑی کے وقت

۳۔ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

عن علی بن عمر بن علی بن الحسین عن أبیه عن جده قال : قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فقال : يا معشر قريش إنكم تحبون الماشية فأقلوا منها فإنكم بأقل الأرض مطرا واحترثوا فإن الحرث مبارك.[16]

امام زین العابدین علی بن حسینؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کھیتی باڑی کیا کرو کیونکہ کھیتی باڑی مبارک ہے۔ کیونکہ اس میں مخلوق خدا کے لیے نفع ہی نفع ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال لما خلق الله المعيشة جعلالبركاتفىالحرثوالغنم.[17]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت اللہ ﷻ نے معیشت کو پیدا فرمایا تو برکتیں کھیتی باڑی اور بھیڑ بکریوں میں رکھدی۔

عن عائشة قالت : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : اطلبوا الرزق في خبايا الأرض.[18]

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا؛ رزق کو زمین کی پہنائیوں میں تلاش کرو یعنی کھیتی باڑی میں۔

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے کھیتی باڑی کے ذریعہ رزق طلب کرنے کا حکم دیا ہے اس لیے کاشتکاری باعث برکت ہے۔

عنأبيهريرةرضياللهعنه:

أنالنبيصلىاللهعليهوسلمكانيومايحدثوعندهرجلمنأهلالباديةأنرجلامنأ هلالجنةاستأذنربهفيالزرعفقاللهألستفيماشئت؟قالبلىولكنيأحبأنأزرع قالفبذرفبادرالطرفنباتهواستواؤهواستحصادهفكانأمثالالجبالفيقولالل لهدونكياابنآدمفإنهلايشبعكشيء.

فقالالأعرابيواللهلاتجدهإلاقرشياأوأنصاريافإنهمأصحابزرعوأمانحنفل سنابأصحابزرعفضحكالنبيصلىاللهعليهوسلم.[19]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ ﷻ اس سے فرمائے گا کہ تو موجودہ حالت پر خوش نہیں؟ وہ کہے گا کہ کیوں نہیں؟(خوش ہوں) لیکن مجھے کھیتی باڑی سے محبت ہے۔ فرمایا وہ بیج بوئے گا تو آنکھ جھپکنے سے بیج اگ آئے گا اور پودا بن کر سیدھا ہو جائے گا۔(اور کاٹنے کے قابل ہو جائے گا) تو کٹ جائے گا اور پہاڑ کی طرح غلہ کا ڈھیر لگ جائے گا۔ پھر اللہ ﷻ فرمائے گا اے ابن آدم یہ لے لے تجھے کوئی شئے سیر نہیں کر سکتی۔(اس محفل میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا) اس دیہاتی نے کہا بخدا یہ سعادت تو کسی قریشی یا انصاری کو نصیب ہو گی اس لیے کہ وہی زراعت پیشہ ہیں ہم لوگ تو کاشتکار نہیں ہیں، آپ ﷺ یہ سن کر مسکرا دیے۔

عنأبيهريرةرضي الله عنه

عنرسولاللهصلىاللهعليهوسلمقالإذادخلأهلالجنةالجنةقامرجلفقاليارب ائذنليفيالزرعفيأذنلهفيبذرحبهفلايلتفتحتىتعودكلسنبلةطولهااثنيعشرذ راعاثملايبرحمكانهحتىيكونمنهركامأمثالالجبالفقالالأعرابييارسولاللهلاتج دهذاالرجلإلاقرشياأوأنصاريافضحكالنبيصلىاللهعليهوسلم.[20]

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ جنتی جنت میں چلیں جائیں گے تو ایک آدمی کھڑا ہو گا اور عرض کرے گا اے میرے رب مجھے کاشتکاری کی اجازت دے۔ تو اللہﷻ اسے اجازت دے گا چنانچہ وہ بیج بوئے گا تو آنکھ جھپکنے میں ایسی فصل ہو گی کہ اس میں ہر سٹہ بارہ گز کا ہو گا۔ پھر وہ اپنی جگہ سے ہلا نہیں ہو گا کہ پہاڑوں کے مانند غلہ کے ڈھیر لگ جائیں گے۔

مومن کی مثال فصل کی طرح ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: مثل المؤمن مثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن يصيبه البلاء ومثل المنافق كشجرة الأرزة لا تهتز حتى تستحصد.[21]

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہﷺ نے فرمایا مومن کی مثال فصل کی طرح ہے جس کو ہوا مسلسل جھونکے دیتی ہے۔ مومن پر بھی مصیبتیں آتی رہتی ہیں۔

اس حدیث میں مومن کو فصل سے تشبیہ دی ہے۔

کاشتکاری و باغبانی کے فضائل احادیث رسول اللہﷺ کے آئینہ میں:

اس حصہ میں ان احادیث کو مضمون کا حصہ بنایا گیا ہے جن میں کھیتی باڑی کے ساتھ باغبانی کے بھی فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

عن جابر رضي الله عنه أن النبى -صلى الله عليه وسلم- دخل على أم مبشر الأنصارية فى نخل لها فقال لها النبى -صلى الله عليه وسلم- من غرس هذا النخل أمسلم أم كافر. فقالت بل مسلم. فقال « لا يغرس مسلم غرسا ولا يزرع زرعا فيأكل منه إنسان ولا دابة ولا شىء إلا كانت له صدقة ».[22]

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپﷺ ام مبشر انصاریہ کے کھجور کے باغ میں تشریف لے گئے، تو آپﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ کس نے لگایا ہے؟ مسلمان

نے یا کافر نے ؟اس نے جواب دیا کہ یہ باغ مسلمان نے لگایا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان باغ میں پودا لگاتا ہے یا کھیت میں فصل بوتا ہے پھر اس باغ یا کھیت سے کوئی انسان یا کوئی چوپایہ یا کوئی جانور کچھ کھاتا ہے، تو وہ سب اس مسلمان کے لیے صدقہ ہے۔

جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله -صلى الله عليه وسلم- يقول « لا يغرس رجل مسلم غرسا ولا زرعا فيأكل منه سبع أو طائر أو شىء إلا كان له فيه أجر ». وقال ابن أبى خلف طائر شىء.[23]

عنأنسرضياللهعنهقال:

قالرسولاللهصلىاللهعليهوسلمما منمسلميغرسغرساأويزرعزرعافيأكلمنه طيرأوإنسانأوبهيمةإلاكانلهبهصدقة.[24]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کوئی باغ لگاتا ہے یا کوئی کھیت اگاتا ہے پس اس میں کوئی پرندہ، درندہ یا کوئی اور چیز جو کچھ بھی کھائے، تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

عنعبداللهبنعمروبنالعاصقالقالرسولاللهصلىاللهعليهوسلملايغرسمسلمغرساولايزرعزرعافيأكلمنهإنسانولاطائرولاشيءإلاكانلهأجر.[25]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان بھی باغ لگاتا ہے یا کھیت میں بیج بوتا ہے پس اس سے کوئی انسان یا کوئی پرندہ یا کوئی اور چیز جو کچھ بھی کھاتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔

اسی حدیث مبارکہ کو حضرت انسؓ، حضرت خلاد بن سائب انصاریؓ اور ابن نجیحؒ نے بھی روایت کیا ہے۔

زراعت کے متعلق تعلیمات نبوی کے نتیجے کے طور پر فقیہ ابولیث سمرقندی فرماتے ہیں؛

باغ لگانے اور فصل کاشت کرنے سے عام لوگوں، پرندوں اور چارپایوں کو پہنچانے کی نیت کرے۔اور باغ اور فصل سے آمدنی گھر لے جاتے وقت مساکین پر بھی کچھ صدقہ وخیرات کر دیا کرے۔

بنجر زمین کی آبادکاری کے فضائل:

عنجابربنعبداللهرضي الله عنه قالقالرسولاللهصلىاللهعليهوسلم : منأحياأرضاميتةفلهمنهايعنيأجراوماأكلتالعوافيمنهافهولهصدقة.[26]

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بنجر غیر آباد زمین کو آباد کیا، تو اس کے لیے اس میں اجر وثواب ہے، اور آباد ہونے کے بعد رزق کھانے والوں نے جو کچھ اس سے کھایا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

قالتأمسلمةرضي الله عنها سمعترسولاللهصلىاللهعليهوسلميقول: مامنامرئيحييأرضافيشربمنهكبدحرىأويصيبمنهعافيةإلاكتباللهلهبهاأجرا.[27]

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا پس اس سے کوئی جاندار پانی پی لے یا کچھ کھالے تو اللہ ﷻ اس کے لیے اجر لکھے گا۔

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : ثلاث من فعلهن ثقة بالله واحتسابا كان حقا على الله أن يعينه وأن يبارك له من سعى في فكاك رقبته ثقة بالله واحتسابا كان حقا على الله أن يعينه وأن يبارك له ومن تزوج ثقة بالله واحتسابا كان حقا على الله أن يعينه وأن يبارك له ومن أحيا أرضا ميتة ثقة بالله واحتسابا كان حقا على الله أن يعينه وأن يبارك له.[28]

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین ایسے کام جن کو کسی نے اللہ ﷻ پر اعتماد کرتے ہوئے ثواب کی نیت سے کیا، تو اللہ ﷻ پر لازم ہے کہ وہ اس کی مدد کرے اور (اس کو اس کی عمر و رزق میں) برکت دے۔

۱۔ جس نے غلام آزاد کرنے میں سعی کی۔

۲۔ جس نے (زنا سے بچنے کے لیے) شادی کی۔

۳۔ جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا۔

تو اللہ ﷻ پر حق ولازم ہے کہ اس کی (معاش وغیرہ میں) مدد کرے اور اس کو برکت دے۔

آداب زراعت آحادیث رسول ﷺ کی روشنی میں

کھیتی میں بیج بوتے وقت کی دعاء

ما روى أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا يقولن أحدكم زرعت وليقل حرثت فإن الزارع هو الله. قال أبو هريرة: ألم تسمعوا قول الله تعالى: أأنتم تزرعونه أم نحن الزارعون.

والمستحب لكل من يلقي البذر في الارض أن يقرأ بعد الاستعاذة (أفرأيتم ما تحرثون) الآية، ثم يقول: بل الله الزارع والمنبت والمبلغ، اللهم صلي على محمد، وارزقنا ثمره، وجنبنا ضرره، وأجعلنا لانعمك من الشاكرين، ولآلائك من الذاكرين، وبارك لنا فيه يا رب العالمين.[29]

ويقال: إن هذا القول أمان لذلك الزرع من جميع الآفات: الدود والجراد وغير ذل

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے معتبر ثقہ علماء کو فرماتے ہوئے سنا کوئی بھی کاشت کار جب بیج بوئے تو یہ آیت پڑھے:

پھر کہے کہ اللہ ہی کھیتی اگاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ پر درود پڑھے اور یہ دعا کرے۔ اے اللہ ہمیں اس کا ثمر عطا فرما اور اس کے ضرر سے ہمیں بچا اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا، تو کسان کی اس دعا سے اللہ اس کے کھیت سے سب آفات کو اٹھا دیتے ہیں۔

نیز جو شخص زمین میں بیج ڈالے تو اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ تعوذ کہ بعد آیت پڑھے یعنی جو کچھ تم بوتے ہو کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اس کو اگانے والے ھیں۔

پھر کہے اللہ ﷻ ہی اگانے والا ہے اور انتہا تک پہچانے والا ہے۔ پھر آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھے اور یہ دعا کرے کہ پروردگار ہمیں اس کا ثمرہ عطا فرما اور اس کے ضرر سے بچا، اور اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا اور اپ نے انعامات پر اپنا ذکر کرنے والا بنا اور رب عالمین اس میں ہمیں برکت دے۔

کہا جاتا ہے کہ کاشتکار کا یہ عمل اس کی کھیتی کو تمام آفات سے محفوظ فرمائے گا۔

کاشتکار کے لیے مستحب ہے کہ وہ زمین میں بیج ڈالنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا مانگے

"اے میرے رب میں تیرا کمزور بندہ ہوں یہ کھیتی تیرے سپرد کی تو ہی اسمیں برکت عطا فرما" اور آپ ﷺ پر درود پڑھے تو کسان کے اس عمل سے اللہ ﷻ اس کی کھیتی کو آفات سے حفاظت فرمائے گا۔

کھیت کا نام اچھا رکھنا چاہیے:

عن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه و سلم مر بأرض تسمى غدرة فسماها خضرة.[30]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک زمین پر گزرے، اس کا نام "غدرہ" رکھا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نام "خضرۃ" رکھ دیا۔

"غدرہ" گندگی کو کہتے ہیں اور کھیت کا یہ نام اچھا نہیں ہے۔ اور "خضرۃ" کے معنی ہیں سبز کھیت کیلئے یہ نام انتہائی موزوں ہے۔

زراعت کے خلاف وارد ایک حدیث پر محدیثین اور فقہاء اکرام کا تبصرہ:

درج بالا احادیث مبارکہ سے زراعت کی اہمیت وفضیلت اور بے پناہ اجر وثواب کا علم ہوا۔ اس کے برعکس بعض احادیث میں کاشتکاری کی مذمت کی گئی ہے۔

عنأبيأمامة الباهليرضي الله عنه قال: ورأىسكةوشيئامنآلة الحرثفقالسمعتالنبيصلىاللهعليهوسلميقول:لايدخلهذابيتقومإلاأدخلهاللهالذل.[31]

حضرت ابوامامہ باہلیؓ نے کاشت کاری کے آلات دیکھ کر کہا؛ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛ "جس قوم کے گھروں میں یہ آلات (زراعت) داخل ہوں گے ان پر ذلت مسلط ہو گئی"۔

محدثین اور فقہاء اکرام نے اس حدیث مبارکہ کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں۔

ووجهالذلفيذلكمنوجهينأحدهمامايلزمالزراعمنحقوقالأرضفيطالبهمالسلطانبذلكوالثانيأنالمسلمينإذاأقبلواعلىالزراعةشغلواعنالغزووفيتركجهادالعدونوعذل.[32]

ذلت سے مراد وہ حقوق ہیں جن کا سلاطین وقت ان سے مطالبہ کرتے ہیں (اور ان پر بے جا ظلم کرتے ہیں اور انہیں ذلیل کرتے ہیں) شاعر نے کہا؛ یہ عیش ہے مگر اس میں ذلت ہے۔

پس جس نے ذلت گوارا کیا وہ کاشتکاری کرتا رہا اور جس نے عزت چاہی اس نے زمین بیچ دی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ زراعت دنیاوی ذلت ہے اور آخروی عزت ہے۔ کیونکہ آخرت میں اس کے لیے بے پناہ ثواب ہے

بعض محدیثین نے اس حدیث مبارکہ کی وضاعت یوں کی ہے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کھیتی باڑی میں بے حد مصروف ہیں جس کی وجہ سے ان کے فرائض اور واجبات فوت ہو جائیں اسطرح جامع ترمذی میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہاآپ ﷺ نے فرمایا "زمین اور جائداد نہ بناؤ، ورنہ تم پھر دنیا میں رغبت کروگے"

اس حدیث مبارکہ کا مقصد بھی یہی ہے کہ زمین اور جائداد بنانے میں اس قدر مشغول مت ہو کہ امور دینیہ رہ جائیں۔

امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ نے بھی یہی توجیہہ پسند فرمائی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں؛امام محمدؒ اور ان کے اتباع میں امام سرخسیؒ اور شاہ ولی اللہؒ اس حدیث کا مفہوم یہ بیان فرماتے ہیں؛

ظنوا أن المراد الذل بالتزام الخراج وليس كذلك بل المراد أن المسلمين إذا اشتغلوا بالزراعة واتبعوا أذناب البقر وقعدوا عن الجهاد كر عليهم عدوهم فجعلوهم أذلة[33]

ترجمہ: لوگوں نے اس حدیث مبارکہ کا مفہوم غلط سمجھا ہے کہ چونکہ (اکثر غیر مسلموں کی) زمینوں پر خراج لازم ہوتا ہے تو شاید اس وجہ سے زراعت ذلت کا سبب ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے، بلکہ حدیث مبارکہ کی حقیقی مراد یہ ہے کہ مسلمان اگر زراعت کو زندگی کا مستقل مشغلہ بنالیں اور بیلوں کی دم کے پیچھے پیچھے پھریں اور جہاد سے غافل ہو جائیں تو ان کے دشمن ان پر حملہ آور ہو جائیں گیں اور ان کو ذلیل خوار کر چھوڑیں گے۔

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانیؒ کی بھی یہ رائے ہے، آپؒ فرماتے ہیں؛

وأن من نهى عنه كما ورد عن عمر فمحله ما إذا اشغل الحرث عن الحرب ونحوه من الأمور المطلوبة وعلى ذلك يحمل حديث أبي أمامة.[34]

ترجمہ: اور جس نے کاشتکاری سے منع کیا ہے جیسا کہ عمر فاروقؓ منع فرمایا کرتے تھے، تو اس کا مقصد یہ ہے کہ جب کاشتکار کو جہاد کے امور میں رکاوٹ بنے۔اور حدیث ابو امامہ کا بھی یہی مقصد ہے۔

اسی کے تحت حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ منورہ اور آس پاس کے مسلمانوں کو آراضی رکھنے اور کھیتی باڑی کرنے سے قانونا منع کر دیا تھا۔ چنانچہ علامہ طنطاوی جوہری لکھتے ہیں:

حضرت عمر فاروقؓ کی خواہش تھی کہ خلافت کا مرکز مدینہ منورہ میں باقی رہے۔ظاہر ہے کہ ان کہ یہ خواہش قوت طاقت عسکری کے بغیر پوری نہ ہوسکتی تھی۔اس لیے انہوں نے لوگوں کو زراعت سے روک دیا تھا تاکہ ان چیزوں میں ان کی مشغولیت مقصد سے باز رکھنے کا سبب نہ بن جائے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی مخالفت کی دوسری وجہ یہ تھی کہ زراعت میں مشغولیت ان کو جہاد سے روکے گی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس حدیث مبارکہ کا محمل یوں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ عالم گیر انقلاب کے ذریعے خلافت الہیہ قائم کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے اور تمام مسخ شدہ ادیان پر آپ ﷺ کے انقلابی دین کا غلبہ جہاد اور وسائل جہاد میں انہماک کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ پس اگر یہ لوگ اپنے اس مقصد کو چھوڑ کر بیلوں کی دم کے پیچھے پھرنے لگیں گے تو ان کو ہر طرف سے ذلت و رسوائی گھیر لے گی اور دیگر مذاہب والے ان کو مغلوب بنالیں گے۔

تاریخ شاہد ہے کہ دنیا جس قدر اسلام سے دور ہوتی گئی ظلم و ستم میں کاشتکار ہی پستے گئے۔

محدث ابن تین کے الفاظ یہ ہیں؛

هذامنإخبارهصلىاللهعليهوسلمبالمغيباتلأنالمشاهدالآنأنأكثرالظلمإنماهوعلىأهلالحرث.[35]

یہ ارشاد آپ ﷺ کی پشین گوئیوں میں سے ایک پشین گوئی ہے۔ کیونکہ آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ سب سے زیادہ ظلم و ستم کا تختہ مشق کسان ہی بنے ہوئے ہیں۔

یہ ابن تین کا مشاہدہ جو تقریبا چھٹی صدی ہجری کا زمانہ ہے اور دسویں صدی ہجری میں محدث شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی آپنا مشاہدہ بیان فرماتے کہ اب تو کسانوں اور کاشتکاروں سے ان پر جو حق ہے اس سے زیادہ مار پیٹ اور حبس بیجا کے ذریعے لیتے ہیں بلکہ ان کو غلام یا اس سے بھی کم تر بنایا ہوا ہے اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو اس کے بیٹے کو ان کی جگہ لے لیتے ہیں غضب اور ظلم ہے۔ اور بعض اوقات اس کی میراث میں سے بہت کچھ لے لیتے ہیں اور وارثوں کو محروم کر دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات کسانوں کے گاؤں میں رہنے والے کو اس کی جگہ لے لیتے ہیں اور کسان مقرر کر دیتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس کا مال لے لیتے ہیں۔ جیسا کے ہم نے مشاہدہ کیا ہے:

وكانالعملفيالاراضىأولماافتتحتعلىأهلالذمةفكانالصحابةيكرهونتعاطيذلك. [36]

صحابہ کرام کے دور میں مفتوحہ زمینوں کی کھیتی باڑی ذمی کرتے تھے اس لیے صحابہ کرام اس کو خود کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

امام بدر الدین عینیؒ فرماتے ہیں:

وفيالحديثعلامةالنبوةقالابنبطالوذلكأنهعلمأنمنيأتيآخرالزمانيجورونف
يأخذالصدقاتوالعشورويأخذونفيذلكأكثرممايجبلهملأنهذللمنأخذمنهب
غيرالحقانتهىقلتقوةالذلوكثرتهفيالزراعينفيأراضيمصرفإنأصحابالإقطا
عاتيتسلطونعليهمويأخذونمنهمفوقماعليهمبضربوحبسوتهديدبالغويج
علونهمكالعبيدالمشترينفلايتخلصونمنهمفإذاماتواحدمنهميقيمونولدهع
وضهبالغصبوالظلمويأخذونغالبماتركهويحرمونورثته.[37]

اور حدیث ابو امامہؓ میں علامت نبوت (امور مستقبلہ کی پیشین گوئی) ہے۔ ابن بطالؒ نے کہا؛ اور یہ اس لیے کہ آپ ﷺ کو علم تھا کہ آخر زمان میں آنے والے سلاطین زکوۃ وعشر کی وصولی میں ظلم کریں گیں۔ اور اپنے حق سے زیادہ وصول کریں گیں اور اس میں ذلت ہے ان کے لئے جن سے ناحق یہ لیا جاتا ہے۔

ذلت کی قوت اور کثرت اراضی مصر میں کام کرنے والے کاشتکاروں میں ہے۔ قطعات زمین کے مالک ان پر مسلط ہیں، اور ان سے مقررہ حد سے زیادہ وصول کرتے ہیں، مار کٹائی، حبس بیجا اور سخت دھمکیوں کے ذریعہ سے، اور ان کو انہوں نے زر خرید غلام بنا رکھا ہے۔ پس کاشتکار ان سے جان نہیں چھڑا سکتے۔ اور جب کوئی ان میں سے مر جاتا ہے تو اس کے بیٹے کو اس کی جگہ مقرر کرتے ہیں، غصب اور ظلم کے ذریعہ سے اور اس کے ترکہ سے زیادہ لے لیتے ہیں اور وارثوں کو محروم کر دیتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

اس حدیث مبارکہ سے یہ غلط فہمی ہر گز نہیں پیدا ہونی چاہیے کہ آپ ﷺ نے بحثیت پیشہ زراعت کی تنقیص فرمائی ہے بلکہ آپ ﷺ نے اس کے بعض مضر نفسیاتی اثرات کو ذلت رسوائی سے تعبیر فرمایا ہے۔ جن سے کسان دین کے اعلی مقاصد مثلاً جہاد سے ہی غافل ہو جاتا ہے۔ کسان کو زندگی کی لیل ونہار بیلوں کی دم کے پیچھے پیچھے پھرنے، زمین جوتنے، گوڑی کرنے، پانی دینے، بیج بونے، فصلوں کو نشو نما دینے میں ہی گزر جاتی ہے۔ جو بسا اوقات اس میں زمین پیوندی، رجعت پسندی محدود مفادات، محدود وفاداریاں جیسے خصائل بد پیدا کر دیتے ہیں۔

کاشت کار طبقہ اکثریت میں ہونے کے باوجود گوناگوں مسائل کا شکار ہے۔اپنے مسائل کے حل کے لیے مقتدر طبقوں اور حکومتی ایوانوں کی سرپرستی سے یکسر محروم چلا آرہا ہے۔ ہماری بیوروکریسی اور حکمران طبقے کو ان مشکلات کا احساس ہی نہیں جن سے کاشت کار کو گزرنا پڑتا ہے۔اکثریت چھوٹے کاشت کاروں پر مشتمل ہے جو کہ وسائل سے محروم ہیں اور غربت کا حقیقی شکار بھی، ہمارے ہاں 86 فیصد کاشت کار ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم رقبہ کے مالک ہیں اور ہماری مجموعی ملکی پیداوار میں کمی کی وجہ یہی وسائل سے محروم چھوٹے کسان ہیں۔ کہیں اسے جننگ فیکٹریاں لوٹ رہی ہیں اور کہیں شوگر ملوں کے عتاب کا شکار ہو رہا ہے اور کہیں گندم خریداری مراکز کے باہر دھکے کھانے پر مجبور ہے۔اور سب سے زیادہ مڈل مین کے رحم وکرم پر حکومت نے چھوڑ دیا ہے جو اسے دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں تمام تر محنت ومشقت کے باوجود اسے اپنی حاصل کردہ فصل کی قیمت مقرر کرنے کا بھی اختیار نہیں دیا گیا۔

محسن: کسان کو عزت دیں؛ کیوں؟ کیونکہ آپ کو زندگی میں وکیل، ڈاکٹر اور آرکی ٹیکٹ کی ضرورت کبھی کبھی پڑتی ہے لیکن کسان روزانہ ناشتے، لنچ اور ڈنر کے وقت تین بار آپ پر مہربان ہوتا ہے، یہ زیادہ بڑا محسن ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الموسوعة الفقهية الكويتية (الكويت، دارالسلاسل الطبعة الثانية) (23/ 220): الافریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 547/2۔

2: المرجع السابق (202/32)

3: د۔ أحمد مختار عبدالحميد عمر معجم اللغة العربية المعاصرة، (بيروت: عالم الكتب الطبعة: الأولى) (1738/3)

4: الحاكم محمد بن عبدالله، المستدرك على الصحيحين مع تعليقات الذهبي (بيروت: دار الكتب العلمية—الطبعة الأولى، 1411-1990) (ج2/ص652)

Britanica1p368:5

6: الزهري محمد بن سعد الطبقات الكبري (بيروت: دار صادر) ٣٦،١

7: الواقعہ+63-64,

8: ق-9-11

9:عبس-24-32

10:أحمد بن حنبل،المسند،(بیروت:مؤسسة الرسالة،الطبعة:الثانية1420)(55/4)

11:الحمیدي،عبداللهبنالزبیر،مسندالحمیدي،(بیروت:دارالکتبالعلمیة)(536/2)

12:القشیري،مسلم بن حجاج، صحیح مسلم کتاب المساقاة باب فضل الغرس والزرع(27/5)

13:الطبراني،سلیمان بن أحمد بن أیوب أبو القاسم،المعجم الکبیر،(الموصل:مکتبة العلوم والحکم،الطبعة الثانیة،1404)(ج7/ ص144)

14:الھندي،علاء الدین علي المتقی بن حسام الدین،کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال،(بیروت:مؤسسة الرسالة 1409ھ-1989م)(ج3/ص895)

15:ھود6

16:البیھقي،احمدبنالحسینبنعلیبنموسی،السنن الکبری،(بیروت:دارالکتبالعلمیة)(ج6/ص138)

17:السیوطي،عبدالرحمن جلالالدین،جامع الأحادیث(بیروت:دارالکتب)(ج18/ص44)

18:الموصلي،أحمدبنعلیبنالمثنیأبویعلی،مسند أبي یعلی،(دمشق:دارالمأمونللتراثالطبعةالأولی،1404–1984)(ج7/ص347)

19:البخاري محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري کتاب المزارعة،باب کراء الأرض بالذھب والفضة،(بیروت:دار طوق النجاة،الطبعة:الأولی 1422ھ-)(ج2/ص826)

20:الطبراني،المعجم الأوسط-(ج7/ص202)ص

21:أحمد بن حنبل،المسند-(ج2/ص234)

22:القشیري،مسلم بن حجاج، صحیح مسلم کتاب المساقاة باب فضل الغرس والزرع-(ج5/ص27)

23:المرجع السابق(ج5/ص28)

24:البخاري،محمد بن اسماعیل، صحیح البخاري کتاب المزارعة باب فضل الزرع والغرس إذا أکل منه-(ج2/ص817)

25:الطبراني،المعجم الأوسط-(ج9/ص14)

26:أحمد بن حنبل،المسند-(ج3/ص304)

27:الطبراني،المعجم الكبير-(ج23/ص397)

28:البيهقي،سنن الكبرى-(ج10/ص318)

29:القرطبي، محمد بن أحمد بن أبي بكر، الجامع لأحكام القرآن تفسير القرطبي، (القاهرة: دار الكتب المصرية الطبعة: الثانية، 1384هـ-- 1964 م)(ج17/ص218)

30:البستي، محمد بن حبان بن احمد أبو حاتم التميمي، صحيح ابن حبان، (بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثانية، 1414–1993)(ج 13/ص136)

31:البخاري، محمد بن اسماعيل، صحيح البخاري كتاب المزارعة باب ما يحذر من عواقب الاشتغال بآلة الزرع أو مجاوزة الحد الذي أمر به(ج 2/ص817)

32:ابن الجوزي، أبو الفرج عبد الرحمن، كشف المشكل من حديث الصحيحين، (الرياض: دار الوطن-1418هـ-1997م)(ج1 /ص1114)

33:السرخسي، شمس الدين أبو بكر محمد بن أبي سهل، المبسوط ، (بيروت: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، الطبعة الأولى، 1421هـ-2000م)(ج12/ص170)

34:العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل، فتح الباري(بيروت: دار المعرفة،1379)(ج5/ص3)

35:المرجع السابق(ج5/ص5)

36:المرجع السابق(ج5/ص5)

37:العيني، بدر الدين الحنفي، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، (بيروت: دار المعرفة)(ج18/ص433)